سرکاری رپورٹ | اٹھارواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۴ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۴
۲	چیئرمین پینل کا اعلان۔	۵
۳	دعائے مغفرت برائے شہداء زلزلہ و سوراب۔	۵
۴	وقفہ سوالات۔ رخصت کی درخواستیں۔	۵ - ۵۱
۵	تحریک استحقاق منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل۔	۵۲
۷	تحریک التوا منجانب سردار محمد اختر مینگل عبدالرحیم خان مندوخیل۔	۵۶
۸	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	۶۱
	۱۔ بلوچستان بھیڑ بکریوں پرورش (ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء)	
	۲۔ بلوچستان ملک بورڈز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	
	۳۔ مغربی پاکستان اشاعت کتب کے استحکام وانصرام) بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء	
	۴۔ بلوچستان سمندری ماہی گیری (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	
۹	بلوچستان مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	۶۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اٹھارواں اجلاس مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۲۰ ہجری بروز ہفتہ دس بجکر پینتیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسمِ اللہ الرحمٰنِ الرَّحیم٥

اَلحمدُ للہِ رَبِ العٰلَمِینَ٥ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ٥ مٰلِكِ
یَومِ الدِینِ٥ اِیَاكَ نَعبُدُ وَ اِیَاكَ نَستَعِینُ٥
اِهدِنَا الصِرَاطَ المُستَقِیمَ٥ صِرَاطَ الَذِینَ اَنعَمتَ
عَلَیهِم ٥ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَآلِینَ ٥

ترجمہ: ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے، جو رحمت والا ہے، اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا (خدایا)! ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا) ہم پر (سعادت) کی سیدھی راہ کھول دے۔ وہ ان جوان لوگوں کی راہ ہوئی، جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے، اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

سیکریٹری صاحب: موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کا اعلان فرمائیں۔

سیکریٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے الگ ترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، میر محمد اسلم گچکی، حاجی علی محمد نوتیزئی، نوبزادہ حیر بیار مری۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: ترکی میں جو زلزلہ آیا ہے ہزاروں کی حساب سے لوگ مر گئے اسی طرح مولانا عبداللہ چترالی صاحب کو وہاں شہید کیا گیا ہے یا سوراب میں کل جو تین آدمی شہید ہو گئے اسکے دعا مغفرت کر لے، بڑی مہربانی ہوگی۔ (دعا مغفرت کی گئی)

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر: شکریہ۔ عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۵۹۳ دریافت فرمائیں۔

X۵۹۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ خوراک اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے بشمول وزیر کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تاحال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) ومرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟۔

وزیر خوراک:

یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ خوراک اور اس سے منسلک اداروں کے آفیسران و اہلکاران کو فراہم کردہ سرکاری گاڑیوں کی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	رجسٹریشن نمبر	ساخت اول ماڈل	زیر استعمال آفیسر بمعہ عہدہ
۱	QAG-111	پجارو جیپ ڈیزل ۱۹۸۳	جناب محمد علی رند صاحب وزیر خوراک بلوچستان کوئٹہ از مورخہ ۴ مارچ ۱۹۹۷ء تا حال
۲	QAF-7199	ٹویوٹا کار پٹرول ۱۹۹۲ء	جناب عبدالخالق بلوچ صاحب سابقہ ڈائریکٹر فوڈ بلوچستان کوئٹہ از مورخہ ۱۹۹۸-۱۲-۴ تا حال۔
۳	UN-67-102	لینڈ کروزر ڈیزل ۱۹۸۴ء	جناب محمد یونس درانی صاحب سابقہ ڈائریکٹر فوڈ بلوچستان کوئٹہ از مورخہ ۱۹۹۸-۱۲-۴ تا حال۔
۴	QAH-3278	آلٹو سوزوکی کار پٹرول ۱۹۹۶ء	جناب راجہ گل نواز صاحب ڈپٹی سیکریٹری فوڈ بلوچستان کوئٹہ از مورخہ ۱۹۹۷-۳-۷ تا حال۔
۵	QAF-2208	سوزوکی وین پٹرول ۱۹۹۱ء	جناب گلزار خان مری ڈپٹی سیکریٹری فوڈ ڈسپیچر کوئٹہ از مورخہ ۱۹۹۷-۳-۷ تا حال۔
۶	QAB-9721	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	جناب حاجی عبدالعزیز صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ واشک کوئٹہ از مورخہ ۱۹۹۸-۱۱-۴ تا حال۔
۷	QAC-8700	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	جناب عبدالغفار صاحب چیف اکاؤنٹس آفیسر کوئٹہ محکمہ فوڈ از مورخہ ۱۹۹۶ء تا حال۔
۸	QAC-719	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	جناب غلام حسین صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر سینٹرل کوئٹہ از مورخہ ۱۹۹۶-۱۲-۲۱ تا حال
۹	QAC-6100	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	جناب معصوم شاہ بخاری ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ از مورخہ ۱۹۸۸ء تا حال

زیر استعمال آفیسر بمعہ عہدہ	ساخت اول ماڈل	رجسٹریشن نمبر	نمبر شمار
سردار عبدالرشید صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ نوشکی از مورخہ ۱۹۹۶۔۴۔۱۶ تا حال۔	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-720	۱۰
خراب حالت میں محکمہ خوراک کوئٹہ میں کھڑی ہے۔	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-2300	۱۱
جناب شاہ کرم خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ کوئٹہ ڈویژن کوئٹہ از مورخہ ۱۹۹۸۔۹۔۷ تا حال	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-1481	۱۲
بالکل خراب حالت میں کھڑی ہے اور کافی عرصہ سے تربت گودام میں کھڑی ہے اس گاڑی کے نیلامی کے بارے میں جناب ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ سے کہا گیا ہے۔	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-9723	۱۳
(DO)	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-722	۱۴
جناب حاجی اختر محمد صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ لورالائی از مورخہ ۱۹۹۸۔۱۲۔۲۹ سے تا حال	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-9725	۱۵
بالکل خراب حالت میں حب گودام میں کافی عرصے سے کھڑی ہے جس کی نیلامی کے بارے میں جناب ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ خضدار سے کہا گیا ہے۔	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	EX-2917	۱۶
جناب محمد اعظم مشتاق صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ ڈیچر کراچی۔ از ماہ نومبر ۱۹۹۸ء	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAB-9724	۱۷
جناب حق نواز اے ڈی۔ ایف ژوب۔ از مورخہ ۹۳۔۱۰۔۲۸ تا حال۔	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-3119	۱۸
ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ کی پوسٹنگ نہ ہونیکی وجہ سے گاڑی درست حالت میں لورالائی میں کھڑی ہے۔	ٹویوٹا جیپ ڈیزل ۱۹۸۲ء	QAC-927	۱۹

۲۰۔	QAC-3118	ایضاً	بالکل خراب ہے دفتر میں کھڑی ہے اور جسکی نیلامی ہونا باقی ہے۔
۲۱۔	QAC-928	ایضاً	بالکل خراب ہے دفتر میں کھڑی ہے اور جسکی نیلامی ہونا باقی ہے۔
۲۲۔	QAC-721	ایضاً	جناب عبدالرزاق بھٹی صاحب پی ایس برائے سیکریٹری فوڈ بلوچستان از مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۰ تا حال
۲۳۔	QAC-2299	ایضاً	اسٹیشن ڈیوٹی
۲۴۔	QAH-3279	آلٹو سوزوکی کار ۱۹۹۶	پول ڈیوٹی
۲۵۔	QAH-3047	آلٹو سوزوکی کار ۱۹۹۶	پول ڈیوٹی
۲۶۔	QAF-16	آلٹو سوزوکی کار ۱۹۹۶	جناب غلام دستگیر صاحب اے ڈی ایف کوئٹہ ضلع از مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۶ تا حال
۲۷۔	TT-818	سوزوکی پوٹوہار جیپ ۱۹۸۳ء	جناب محمد مظہر قریشی صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ تربت از مورخہ ۱۹۹۵-۶-۶ تا حال
۲۸۔	K2.714	سوزوکی پوٹوہار جیپ ۱۹۹۳ء	زیر استعمال محکمہ انسداد رشوت ستانی از مورخہ ۱۹۹۸-۹-۱ تا حال۔
۲۹۔	SI-2545	سوزوکی پوٹوہار جیپ ۱۹۹۳ء	جناب تاج محمد بابرا ے ڈی ایف سبی از اپریل ۱۹۹۷ء تا حال۔
۳۰۔	KZ-76	سوزوکی پوٹوہار جیپ ۱۹۹۳ء	جناب پرویز بیگ صاحب اے ڈی ایف قلات ڈویژن خضدار، از فروری ۱۹۹۸ء تا حال
۳۱۔	QAG-648	سوزوکی پوٹوہار جیپ ۱۹۹۳ء	پول ڈیوٹی۔
۳۲۔	QAG-648	سوزوکی پوٹوہار جیپ ۱۹۹۳ء	یہ گاڑی جناب تصدیق احمد کاظمی پی ایس برائے وزیر خوراک بلوچستان کے زیر استعمال میں تھی جو کہ

نمبر	گاڑی	کیفیت
		مورخہ ۱۹۹۸-۱۲-۲۳ کو بوقت دس بجے صبح منسٹر بلاک کے سامنے سے چوری ہوگئی جس کی رپورٹ سول لائن پولیس تھانہ میں درج کروائی گئی۔
۳۳- QAF-2209	سوزوکی وین ۱۹۹۱ء	خراب حالت میں از مورخہ ۱۹۹۸-۱۲-۲۹ سے دفتر میں کھڑی ہے۔
۳۴- SI-2582	مزدا پک اپ ۱۹۹۱ء	پول ڈیوٹی۔
۳۵- QAD-214	ٹویوٹا لینڈ کروزر ۱۹۸۴ء	پول ڈیوٹی برائے دورہ انسپکشن آفیسران۔
۳۶- QAF-9734	سنوڈشی پک اپ ۱۹۸۶ء	بالکل خراب حالت میں حب گودام میں کھڑی ہے۔ اور نا قابل استعمال ہے۔
۳۷- ME-8258	سی۔جے ۵ جیپ	بالکل خراب حالت میں تربت گودام میں کھڑی ہے اور نا قابل استعمال ہے۔

(ج) مذکورہ گاڑیوں کی تفصیل از مورخہ یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا حال درج ذیل ہے (مرمت و دیگر خرچہ)

گاڑی نمبر	مرمت	خرچہ پٹرول وغیرہ
QAG6100	16,562	32,006
QAF2208	12,655	33,634/75
QAF3279	27,104	5,330/75
QAG648	11,445	32,303/15
QAB9724	2,795	7,324/-
QAF2209	13,259	34,040/40
QAC-719	11,143	34,932/50
QAG-647	490/-	25,796/50

38,982/	22,689/	QAB-9721
36,215/10	74,717/	QAD-214
48,538/95	44,823/	QAH-3047
---------	4,795/	QAC3118
50,143/30	15,330/	SI-2582
---------	25,480/	QAC-2300
2.167/	14.140/	QAC-1481
---------	3,820/	QAH-3279
26,932/	12,748/	QAC-2299
40,406/-	47,287/-	QAC-8700
35,813/35	59,865/-	KZ-714
1,15,495/60	3,73,212	UN-67102
68,750/75	1,76,342	QAF-7199
41,498/-	43,527/-	QAH-3278
13,354/50	3,540/-	QAF- 16
41, 615/50	65,085/-	QAC-721
86, 142/20	2,93,160/-	QAG-111
27,603/-	63,816	QAC- 6100

زیر استعمال جناب معصوم شاہ بخاری DDF (بی)

-36,539/-	4160/-	SI-2545

زیر استعمال جناب تاج محمد بابر ADF (بی)

-70600/- 46,147/- QAC-1481

زیر استعمال جناب شاہ کرم شاہ DDF ۔ (کوئٹہ)

-5,000/ NIL QAC-720

زیر استعمال جناب سردار عبدالرشید ADF (نوشکی)

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۵۹۳۔

جناب اسپیکر: سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی سپلیمنٹری ہے آپ کا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضمنی سوال۔

میر عبدالغفور کلمتی: سر! وزیر خوراک ضروری کام سے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ٹھیک ہے جناب یہ جو انہوں نے ایک لسٹ دیا ہے گاڑیوں کا لیکن بعد میں جو لسٹ دیا ہے یہ ان کے خرچے اس طریقے سے دیا ہے آپ ذرا نوٹ کریں کہ اس میں نمبر ایک سے شروع ہوتا ہے تو نمبر ایک ہی سے اسکا اصل خرچہ آپ کے سامنے آئے گا لیکن انہوں نے اسکو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اب اس میں جناب والا آپ صفحہ ۹ پہ دیکھیں اور صفحہ ۱۰ پہ یہ جو وزیر صاحب کی گاڑی ہے کی نمبر ہے QAG-111 ۔ اس گاڑی کا دو لاکھ تیرانوے ہزار ایک سو ساٹھ روپے خرچہ آیا ہے اور پھر دیکھیں جناب صفحہ ۹ پر۔

جناب اسپیکر: آپ اسٹیٹ منٹ نہ دیں سوال کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر میں نشاندھی کر رہا ہوں کہ فلاں جگہ پہ ایسا ہوا ہے تو اس لیے نشاندہی ہو جائے کہ کہاں ذکر ہے پھر QAF-7199 نمبر جو ہے صفحہ ۹ پہ پھر QAF-3278 اسی طرح UN-102-7 یہ دیکھیں اب اس میں UN جو ہے یہ گاڑی مورخہ 4-12-98 تا حال اس کا خرچہ دیکھیں صفحہ ۹ پر تین لاکھ تہتر ہزار دو سو بارہ ایک۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار چار سو چرانوے دوسرے اسی طرح QAF-719 اسکا خرچہ دیکھیں اسکا ایک لاکھ چھہتر ہزار تین سو چالیس اور اٹھاسٹھ ہزار سات سو پچاس تو یہ وزیر صاحب آپ ذرا دیکھیں۔

میر عبدالغفور کلمتی: جہاں تک ایک وزیر صاحب کی گاڑی کا تعلق ہے وزیر صاحب اکثر دورے پہ ہوتے ہیں اور مکران ڈویژن تو ایسا ہے کہ ایک دفعہ جب گاڑی جاتا ہے تو اس پر تیس چالیس ہزار روپے خرچہ آتا ہے اسی لئے یہ خرچہ زیادہ ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ جو آپکی پرانی گاڑی کا جو خرچہ ہے وہ تو نئی گاڑی سے زیادہ بنتے ہیں تو آپ پھر انہی پیسوں کا کیوں نئی گاڑی نہیں خریدتے۔

میر عبدالغفور کلمتی: جی ہاں مندوخیل صاحب ہم لوگ نے گورنمنٹ کو یہی کہا ہے کہ پرانی گاڑی بدل دے نئی گاڑیاں دے دیں تاکہ خرچہ کم ہو جائے ابھی پیسے نہیں ہے خریدنے کے لیے اسی لئے ہم لوگ اس پر گذارہ کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتے ہے کہ یہ گاڑیوں کا جو مسلسل اتنا خرچہ ہے یہ تو صوبے کے بجٹ سے ہے یعنی یہ جو خرچ کر رہے ہیں بہت زیادتی ہے میر صاحب یہ بات آپ کی بالکل صحیح ہے کہ گاڑیوں پہ گزارہ ہے جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک روزگار کا طریقہ ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۴۳ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۶۴۳ عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری، نئے و مرمت اور دیگر سکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر اسکیم / پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی و غیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد، حصہ، تاریخ اشتہار ٹینڈرز بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخواہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل

نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ج) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم / پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر خوارک :

(الف) محکمہ خوارک میں ترقیاتی اسکیموں کے لئے برائے مالی سال ۱۹۹۹۔ ۱۹۹۸ء کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ تاہم غیر ترقیاتی بجٹ میں کل مختص کردہ رقم /۳،۴۳،۹۸،۱۲۰،۲۰۰ روپے ہیں (بمعہ گندم) کی قیمت جسکی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

(ب) چونکہ مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ خوراک کی ترقیاتی اسکیموں کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ اس لئے اس مد میں کوئی اخراجات عمل میں نہیں آئے اور نہ ہی کسی اسکیم / کام کے مکمل ہونے یا نامکمل کامی تفصیل دی جاسکتی ہے لہذا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(ج) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ خوراک سے متعلق نئی ترقیاتی اسکیم، مرمت بابت سرکاری عمارات کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی اس لئے جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس کی جز (ج) میں آپ دیکھیں اس میں ہمارا سوال یہ ہے کہ مالی سال ۹۷۔۹۸ء کے دوران شروع کیے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم پراجیکٹ لیکن انہوں نے جو جواب دیا ہے انئی ترقیاتی اسکیم مرمت بابت سرکاری امارات کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کیے گئے ہیں ہمارا سوال یہ نہیں ہے ہم نے کہا کہ جو جاری اسکیم پہلے تھے اس کا بھی ذکر ہو کہ اس کو آپ نے مکمل کیا ہے یا نہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی: ہمارے پاس جاری کوئی اسکیم نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی ۹۷۔۹۸ء میں آپ نے نہ جاری اسکیم نہ نئی اسکیم کی۔ ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۴۷ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۶۴۷ عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ان تمام آسامیوں کی تفصیل بمعہ گریڈ مطلوبہ ضلع رہائش تعلیمی محکمانہ و دیگر تربیتی کورسز و دیگر مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ ضلع رہائش تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت محکمانہ و دیگر کورسز نیز تاریخ و مقام انٹرویو اور حاکم / انٹرویو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ ضلع رہائش تاریخ، درخواست تعلیمی اہلیت محکمانہ و دیگر کورسز کی تفصیل نیز تاریخ انٹرویو حاکم / انٹرویو کنندہ کمیٹی تاریخ بھرتی گریڈ اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر خوراک :

جز (الف) (ب) (ج) چونکہ سال یکم جولائی ۱۹۹۸ء تا حال کسی اسامی کے لئے محکمہ خوراک نے درخواستیں طلب نہیں کی ہیں اور نہ ہی کسی اسامی پر کوئی شخص بھرتی کیا گیا ہے اس لئے جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۸۹ ڈاکٹر تارا چند۔

X ۶۸۹ ڈاکٹر تارا چند: ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران صوبہ کو دوسرے صوبوں سے کل کس قدر گندم اور آٹے کا کوٹہ ملا ہے اور اس کوٹہ کو صوبہ کی کتنی فلور ملوں میں میرٹ کے مطابق تقسیم کیا گیا ہے۔ نیز صوبہ میں گندم و

آٹے کی الگ الگ یا مشترکہ کل کتنے ڈیلرز مقرر ہیں اور انہیں کس قدر کوٹہ دیا گیا ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) پڑوسی ممالک کو گندم اور آٹے کی اسمگلنگ کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور ۱۹۹۸ء۔۹۹ کے دوران پنجاب کے مختلف ڈویژنوں سے کس قدر آٹا ملا صوبے میں آیا نیز مقامی زمینداروں سے حکومت کو کس قدر گندم ملی ہے۔ اور اسکی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک :

(الف) سال ۱۹۹۸ء۔۹۹ کے دوران صوبہ بلوچستان کو وفاقی حکومت نے مندرجہ ذیل گندم اور صوبہ پنجاب نے آٹا کا کوٹہ دیا۔

(ا) گندم۔(۱) درآمد شدہ گندم بذریعہ وزارت خوراک پاکستان	۱،۴۶،۰۰۰ میٹرک ٹن
(۲) ملکی گندم بذریعہ پاسکو	۱،۳۷،۰۰۰ میٹرک ٹن
میزان۔	۲،۸۳،۰۰۰ میٹرک ٹن

(ii) آٹا = ۷،۱۴،۰۷۵ بوریاں (فی بوری ۸۰ کلوگرام) ۵۷،۵۲۶ میٹرک فی ٹن، محکمہ خوراک سرکاری گوداموں سے ماہانہ ۲۴،۷۶۰ میٹرک ٹن یعنی ۲،۹۷،۱۲۰ میٹرک ٹن سالانہ گندم کا اجراء کرتا ہے۔ اس میں سے ۱۶،۴۴۴ ٹن ۳۲ فلور ملوں کو جبکہ بقیہ ۸۳۳۶ ٹن گندم چکیوں اور فیئر پرائس شاپس کو ہر ماہ دی جاتی ہے تفصیل بالترتیب (الف) و (ب) ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

لیکن یہ تمام کوٹے مورخہ ۱۸، جون ۱۹۹۹ء سے حکومت بلوچستان کے سبسڈی (زراعت) ختم کرنے کے باعث معطل کردیے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب اور سندھ نے سال ۱۹۹۷ء سے گندم اور آٹے کی بین الصوبائی نقل وحمل پر پابندی لگا رکھی ہے۔ حکومت بلوچستان کی مسلسل کوشش اور مرکزی حکومت کی مداخلت سے حکومت پنجاب نے محدود پیمانے پر ۸۰ کلوگرام کی ۱۵۰۰۰ بوری لانے کی اجازت دی تاہم حکومت پنجاب نے کئی بار مختلف وجوہ کی بناء پر آٹے کی فراہمی معطل کردی ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء تک آٹے کی فراہمی معطل رہی بعد ازاں حکومت پنجاب نے۔

۸۰ کلوگرام کی ۵۰۰۰،۱۱ بوری آٹا فراہم کرنے کا بندوبست کیا۔ محکمہ خوراک بلوچستان کا اس ترسیل سے باقاعدہ کوئی تعلق نہیں تھا، کیونکہ اجازت نامہ بمعہ ترسیل کا سہارا بندوبست پنجاب کے مل مالکان کے توسط سے محکمہ خوراک پنجاب کر رہی تھی تاہم ۱۳ فروری ۱۹۹۹ء سے تاحال آٹے کی یہ فراہمی بھی معطل کر دی گئی صوبہ میں مختلف اضلاع میں آٹے کے ۱۴۳ ڈیلر مقرر کیئے گئے جنکی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) اسمگلنگ کی روک تھام کے لئے صوبائی حکومت نے بلوچستان ایریا فوڈ سٹف آرڈر ۱۹۹۰ء جاری کیا تھا۔ جس کے تحت سرحدی علاقوں میں غذائی اجناس کی نقل و حمل ضلعی انتظامیہ کے ذریعے ہوتی ہے۔ اگرچہ محکمہ خوراک کا اسمگلنگ کی روک تھام سے براہ راست تعلق نہیں ہے تاہم تمام سرحدی اضلاع آبادی کے حساب گندم کا ماہانہ کوٹہ مقرر ہے محکمہ خوراک اس مقررہ کوٹہ سے زیادہ گندم کا اجراء نہیں کرتا سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران پنجاب کے مختلف ڈویژنوں سے مندرجہ ذیل آٹا صوبہ بلوچستان میں آیا۔

	فی بوری ۸۰ کلوگرام	میٹرک ٹن
(الف) بہاولپور ڈویژن	۴،۰۱،۸۵۰	۳۲،۱۴۸
(ب) ملتان ڈویژن	۲،۶۰،۲۷۵	۲۰،۸۲۲
(ج) ڈیرہ غازی خان ڈویژن	۵۶،۹۵۰	۴،۵۵۶
میزان -------------	۷،۱۹،۰۷۵ بوری	۵۷،۵۲۶ ٹن

گذشتہ دو سالوں سے وفاقی حکومت نے گندم کی امدادی قیمت بحساب ۶۰۰/- روپے فی سو کلوگرام میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ جبکہ کھلی منڈی میں گندم کی قیمت تقریباً ۷۷۵/- روپے سے ۸۰۰/- روپے فی سو کلوگرام ہے۔ اسلئے حکومت بلوچستان نے ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران مقامی گندم کی خریداری نہیں کر سکی کیونکہ ہمارے صوبے کے زمیندار کھلی منڈی میں زیادہ قیمت پر اپنی گندم فروخت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: ضمنی سوال۔ جناب اسپیکر مختلف علاقوں کا یہاں پر گندم کا کوٹہ دیا ہوا ہے تو پھر صوبائی حکومت پنجاب سے اور وفاقی حکومت سے تقریباً دو لاکھ تیراسی ہزار ٹرک کیا وزیر موصوف یہ بتاسکیں گے کہ اس کے باوجود آج تک گندم کی کوئی قلت ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی: اصل میں سر ایسا ہے کہ ۱۹۹۵ء میں ہمیں چھیاسٹھ ہزار ٹن گندم ملتا تھا اسکے بعد جو دسمبر ۹۵ء میں مالی بحران کی وجہ سے حکومت بلوچستان نے اسکو تینتیس ہزار ٹن کر دیا تھا اسکے بعد پھر ۱۹۹۷ء میں مرکزی حکومت نے یہ کوٹہ کم کر کے چوبیس ہزار سات سو ساٹھ کم کر دیا ہے اسی وجہ سے جو گندم کا قلت ہے لیکن ابھی ہمارے پاس مرکزی حکومت سے کل ایک اور آڈر ملا ہے تین ہزار ٹن کا ابھی ہمارے پاس پینتیس ہزار ٹن کا ذخیرہ موجود ہے اور بقایا ایک ہزار ٹن باقی ہے۔ باقی آٹھ ہزار ٹن کی کل ہمیں منظوری ملی ہے جونہی جہاز کراچی جائیگی وہ گندم آنا شروع ہو جائیگا اور یہ بحران ختم ہو جائے گا۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اس گندم کی اسمگلنگ کو روکنا انکی ذمہ داری نہیں ہے۔ شاید یہ بات وزیر داخلہ یا ہوم ڈیپارٹمنٹ کو جاتی ہے کیا یہ بتا سکیں گے کہ اس اسمگل شدہ گندم سے کتنی گندم Recover (بازیاب) کی گئی ہے۔ وہ تو محکمہ داخلہ اپنے پاس نہیں رکھے گا۔ ظاہر ہے وہ گندم آپ کے حوالے کرے گا۔ اس کی مقدار کیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی: ابھی تک ہمیں ریکوری کا پتہ نہیں ہے کہ کتنے Recover (بازیاب) کیئے ہیں اس کے لئے فریش سوال کریں تو ہم بتا دیں گے۔ اس کی تفصیل بتا دیں گے۔

جناب اسپیکر: یہ ان کے علم میں نہیں ہے اگر فریش سوال کریں وہ آپ کو بتائیں گے کہ آیا ریکوری ہے یا نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جب تک ہم فریش سوال کریں گوداموں میں گندم ہی نہیں رہے گی۔

جناب اسپیکر: فرما رہے ہیں کہ ان کے علم میں نہیں ہے اگر فریش سوال کریں تو وہ بتا دیں گے۔

عبدالرحیم مندوخیل: جناب والا انہوں نے کہا ہے کہ وہ دو لاکھ ستانوے ہزار میٹرک ٹن

سالانہ گندم کا اجراء کرتے ہیں اس میں سے ہر مہینے کے سولہ ہزار چار سو چوبیس ٹن بتیس فلور ملوں کو دیتے ہیں اس کے ساتھ آٹھ ہزار تین سو چھبیس ٹن گندم چکیوں اور پرائس شاپ کو دیتے ہیں یہ گندم آپ پسائی کے لئے دیتے ہیں یا فروخت کرنے کے لئے بھی دیتے ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): یہ پسائی کے لئے دیتے ہیں ان کا کوٹہ مقرر ہے ہم نے تفصیل دیا ہوا ہے۔

عبدالرحیم مندوخیل: عرض یہ ہے کہ پسائی یا پسائی کے ساتھ ان کو فروخت کرنے تقسیم کرنے کا حق بھی دیا ہے۔

جناب اسپیکر: دونوں کا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): دونوں ان کے پاس ہیں۔ پسائی کر کے فلور مل والے بیچ دیتے ہیں۔

عبدالرحیم مندوخیل: اس پر آپ نے سرکاری گندم جو خود دیا ہے اسکی انہوں نے پسائی کی ہے آپ سرکاری گندم اور سرکاری آٹے کے نرخ بتا سکتے ہیں۔ یعنی سو کلو آٹے کی بوری کے نرخ کیا ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): یہ سات سو پچھتر روپے ہے۔

عبدالرحیم مندوخیل: پسائی کے ساتھ سات سو پچھتر روپے اور آٹھ سو روپے فی سو کلوگرام جو منڈی میں زمیندار فروخت کرتے ہیں اس کی قیمت اور چھ سو روپے امدادی حکومت کے جو نرخ ہیں یعنی چھ روپے کلو ایک اور سات روپے کلو دوسرا۔ آٹھ روپے کلو تیسرا۔ اب آپ نے کس نرخ پر ان کو دیا ہے اور فلور مل والوں کو کس نرخ پر فروخت کرنے کا اختیار دیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): چھ سو روپے لکھا ہوا ہے چھ سو روپے کے حساب سے ان سب کو دیتے ہیں۔ اور سات سو پچھتر وہ بیچتے ہیں۔

عبدالرحیم مندوخیل: نہیں نہیں آپ صحیح صحیح بتائیں آپ سو کلو گندم ان کو کس نرخ پر دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مندوخیل صاحب یہ واضح ہے کہ چھ سو روپے دیتے ہیں اور کھلی منڈی کی یہ بات

کر رہے ہیں سات سو پچھتر دیتے ہیں۔

عبدالرحیم مندوخیل: جناب یہ صفحہ سترہ پر جو آیا ہے کہ منڈی میں جو زمینداروں کی طرف سے جو گندم سرکار کی طرف سے فروخت ہو رہی ہے آپ دیکھیں اس پر حکومت بلوچستان نے اٹھانوے ننانوے کے دوران مقامی گندم کی خریداری نہیں کر سکی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ابھی تک میں منڈی کی بات کر رہا ہوں کہ منڈی میں سرکار کتنے میں خریدتی ہے۔ اب میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ فلور مل کو سو کلو گندم کی بوری کتنے میں فروخت کرتے ہیں اور نمبر دو آپ ان کو آٹا فی بوری کتنے میں فروخت کرنے کا حق دیتے ہیں یہ آپ بتائیں۔

جناب اسپیکر: آپ کی گندم جب پسائی ہو جاتی ہے کتنے میں فروخت کرتے ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): ہم نے حکومت کی طرف سے کہا ہوا ہے کہ چھ سو روپے کی بوری ہے ہم لوگ دیتے ہیں اور اس میں ایک سو پینسٹھ روپے حکومت سبسڈی کے برداشت کرتی ہے۔ وہ حساب سے سات سو پینسٹھ روپے کی بیچتے ہیں۔

عبدالرحیم مندوخیل: وہ فلور مل کو چھ سو روپے بوری سو کلو کا دیتے ہیں ٹھیک اور پھر کھلی منڈی میں ان کو فروخت کرنے کی کیا اجازت دی ہے۔

جناب اسپیکر: سات سو پچھتر۔

عبدالرحیم مندوخیل: یہ ہے۔ شکریہ۔ یہ اسٹیٹمنٹ ہے۔

عبدالرحیم مندوخیل: جناب اس میں اور سوال ہیں یہ ایک سوال ہو گیا۔ یہ پنجاب کی حکومت نے یا سندھ کی گورنمنٹ نے جو آٹے پر پابندی لگائی ہے۔ اس کے بارے میں آپ نے کیا آئینی اقدام کیا ہے کہ ہمارے صوبے کے گندم کو ملک کے حوالے سے آزاد ملے۔ اور اس میں آپ کی وضاحت کے لئے اضافہ کروں کہ آپ نے یہ خود لکھا ہے کہ پنجاب کی گورنمنٹ نے پنجاب والے اسی کلوگرام کی گیارہ ہزار پانچ سو بوری آٹا فراہم کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ محکمہ خوراک کا اس ترسیل سے کوئی تعلق نہیں تھا کیونکہ اجازت نامہ بمع تفصیل کا سارا بندوبست پنجاب کے مل مالکان کے توسط سے

محکمہ خوراک پنجاب کر رہی تھی۔ یعنی ہم اپنے لئے گندم یا آٹے کی خریداری کرتے ہیں اور پنجاب کی حکومت نے اپنے طور پر آٹا ہم پر مسلط کیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): جناب یہ ۱۳ فروری ۱۹۹۹ء سے آٹے کی ترسیل بھی بند کر دی گئی ہے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ گندم اٹھاؤ اور ہم نے گندم اٹھانے کے اجازت دے دی ہے اس لئے ہم گندم اٹھا رہے ہیں آٹا ہمیں پنجاب والے نہیں دے رہے ہیں پہلے آٹا دیتے تھے گیارہ ہزار پانچ سو بوری فراہم کرتے تھے اور ابھی انہوں نے تیرہ فروری سے بند کر دیا ہے اور ہمیں اب آٹا نہیں مل رہا ہے اب ہم گندم لے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اب گندم خریدی جارہی ہے۔

عبدالرحیم مندوخیل: جناب والا میرے سوال کا پہلا جزو ہے کہ اب تک جو انہوں نے آٹا بند کیا ہے بلکہ گندم بند کر کے آٹا ان کے محکمے والے دیتے ہیں۔ ہم نے صوبائی حکومت کی طرف سے کیا آئینی اقدام کیا ہے کہ حکومت آئین کی رو سے پابندی نہ ڈالے اپنے لئے ہم نے کیا آئینی تحفظ کیا ہے میرا سوال یہ ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): آٹے کے بارے میں وہ ہماری رہنمائی کریں کہ ہم کیسے آئینی اقدامات کریں۔

عبدالرحیم مندوخیل: یہ صحیح ہے آٹے کے بارے میں تو ظاہر ہے۔۔۔۔۔ یہ بڑا افسوس ہے یہ تو باقاعدہ آئینی دفعات ہیں آرٹیکلز ہیں اور اسمیں ہمیں تحفظ حاصل ہے اور آپ نے ابھی تک ایک سال پتہ نہیں کتنا زیادہ وقت ہوا ہے ۱۸ جون ۱۹۹۹ء وہ تو خیر سبسڈی پنجاب اور سندھ میں سال ۱۹۹۷ء میں گندم اور آٹے کی بین الصوبائی نقل وحمل پر پابندی لگا رکھی ہے تو اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ نے ابھی تک اسمیں کوئی آئینی اقدام نہیں کیا ہے اور اب یہ مجھے بتائیں کہ آپ نے کہا کہ ابھی وہ گندم لا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): ہم نے اس مسئلہ پہ بھی گورنر سندھ اور وزیر

اعلیٰ پنجاب سے میٹنگیں کی ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ گندم کے ساتھ ساتھ ہمیں آٹا بھی ملتا رہے لیکن آٹے کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا کہ ملے گا لیکن گندم ہمیں دے رہے ہیں۔ مرکزی حکومت ہمیں گندم دے رہی ہے۔

عبدالرحیم مندوخیل: کلمتی صاحب میں آئینی بات کر رہا ہوں میں صرف ریکوسٹ۔ نہیں کہ آپ لوگ جائیں لاہور میں وہاں حاضری دیں۔

جناب اسپیکر: بتائیں کون سی انہوں نے آئینی خلاف ورزی کی ہے کونسی آئینی خلاف ورزی ہوئی ہے؟

عبدالرحیم مندوخیل: میں یہ کہتا ہوں آئینی۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ بتائیں کون سی خلاف ورزی ہوئی ہے آئینی؟

عبدالرحیم مندوخیل: جی؟

جناب اسپیکر: آئینی خلاف ورزی کیا ہوئی ہے؟ آپ بتائیں انکو آئینی خلاف ورزی یہ ہوئی ہے۔

عبدالرحیم مندوخیل: میں ابھی بتاؤں گا۔ اس میں ایک۔۔۔۔۔۔۔ (ایوان میں شور)

عبدالرحیم مندوخیل: پھر اگر اسمیں یہ بھی ذکر ہو کہ آٹے میں یا کسی اور قسم کے باردانے میں۔ آپ بتائیں کہ یہ جو آپ خارجی ممالک سے گندم بذریعہ وزارت خوراک جو امپورٹ کرتے ہیں ایک چھتالیس ہزار میٹرک ٹن اور اسی طرح بذریعہ پاسکو آپ نے خریدا ہے انکی قیمت خرید آپ کی کراچی کے پورٹ پر؟

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر خوراک): فریش کوئچن (سوال) کریں پھر جواب دیا جائے گا آپ کو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسمیں کیا فریش کوئچن ہو یہ تو سیدھی سادی بات ہے یہ آپ کو علم ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں آپ کی بات واضح نہیں ہوئی کہ کیا۔۔۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میرا سوال یہ ہے کہ خارجی ممالک سے جو آپ نے خرید کی ہے۔

سردار عبدالرحمٰن خان کھیتران (وزیر): ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی۔

سردار عبدالرحمٰن خان کھیتران (وزیر): بات یہ ہے کہ تھوڑی سی رہنمائی فرمائیں ہم لوگ تو نئے لوگ ہیں وہ پرانے ہیں پرانے پارلیمنٹیرین ہیں کہ یہ جو پارلیمنٹری کتنے مطلب ہے ایک آنریبل ممبر کر سکتا ہے؟

جناب اسپیکر: تین سوال کر سکتا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن خان کھیتران (وزیر): اچھا دوسرا یہ ہے کہ یہ رحیم مندوخیل صاحب پورے بھی پاکستان کے منڈی کی مرکز جو خرید رہا ہے یا باہر کے ممالک سے جو ڈالرز میں خرید۔ تو سارا ریٹ ہم سے پوچھ رہا ہے تو اگر یہ ان کو معلومات چاہئیں تو فریش سوال لے آئیں تو ہم جواب دیں گے۔

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی۔

پرنس موسیٰ جان: سر ان سے اسلئے پوچھتے ہیں کہ میرے خیال میں انکو ریٹ کافی اچھے ہیں۔ بلوچستان والوں کو۔ ان کو کافی مہارت حاصل ہے۔

جناب اسپیکر: چلیں جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا یہ ریٹ اسلئے ہم پوچھ رہے ہیں کہ یہ آپ خرید رہے ہیں ہمارا پیسہ ہم آپ کو دے کر آپ ان سے خرید رہے ہیں اور وہی خریدا ہوا گندم پھر آپ فروخت کرتے ہیں۔ لہذا ہم آپ کی اصل چیز معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ یہ کتنے میں خرید کر عوام کو کتنے میں دیتے ہیں اور وہاں سے کتنے میں خریدتے ہیں۔ تو سب سے پہلا علم آپ کو ہونا چاہیئے تو بتادیں ذرا آپ نے یہ جو گندم خریدا تھا ایک لاکھ چھیالیس ہزار میٹرک ٹن اور ایک لاکھ سینتیس ہزار